سورة التوبه

ایک جائزہ

محمد اقبال

سورة التوبة

كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

تَعَلَّمُوا سُورَةَ بَرَاءَةَ وَعَلِّمُوا نِسَاءَكُمْ سُورَةَ النُّورِ

حضرت عمر بن خطاب نے لکھ کر بھیجا، سورۃ برات خود سیکھو اور اپنی عورتوں کو سورۃ نور سکھاؤ

الصحيح المسند من آثار الصحابة في الزهد والرقائق والأخلاق والأدب – روى البيهقي عن أبي عطية الهمداني

سورة التوبة

مصحف میں

- سورتوں کی قرآنی ترتیب میں یہ نویں سورت ہے
- نزول کے اعتبار سے یہ قرآن کی آخری سورت ہے
- اس کی ۱۲۹ آیات اور ۱۶ رکوع ہیں، یہ سورت دسویں پارے کے ربع سے گیارویں پارے کے ربع سے آگے تک پھیلی ہوئی ہے

زمانۂ نزول

- یہ سورۃ ۸ ھ اور ۹ ھ کے دوران مختلف مواقع پر مختلف اجزاء (خطبوں) کی شکل میں نازل ہوئی ہے
- نزول کے اعتبار سے سورت کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

1. آغاز سورۃ سے آیت ۳۶ تک - ذی القعدہ ۹ ھ یا اس کے لگ بھگ
2. آیت ۳۷ سے آیت ۷۲ تک۔ رجب ۹ ھ یا اس سے کچھ پہلے
3. آیت ۷۳ سے سورۃ کے اختتام تک - تبوک سے واپسی پر۔ ۹ ھ کے آخر میں

سورة التوبة

نام

- مصحف میں یہ دو ناموں سے معروف ہے ۱- التوبة اور ۲- بَرَاءَة
- التوبة - اس لحاظ سے کہ اس میں ایک جگہ بعض اہل ایمان کے قصوروں کی معافی (توبہ قبول ہونے) کا ذکر ہے
- بَرَاءَة - اس لحاظ سے کہ اس کے آغاز میں مشرکین سے بری الذمہ ہونے کا اعلان ہے

دوسرے نام

- تفاسیر میں اس سورت کے ۱۴ کے قریب نام آئے ہیں جو اس سورت کو اس کی مختلف خصوصیات کی بنا پر دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

براءة، العَذَاب، الفَاضِحَة، المُشَردة، المُقَشْقَشَة، الحَافِرَة، الكَاشِفَة، المُنَقِّرَة، المِثِيرَة، المُدَمْدَمَة، المنكلة، البَحُوْث، المخزية، المُتَكلمة

سورة التوبة

الفَاضِحَة	○ منافقین کو رسوائی میں مبتلاء کرنے والی
المُشَرِدة	○ منافقین کو منتشر کرنے والی
الحَافِرَة	○ زبوں اور پست کرنے والی
المُقَشْقَشَة	○ مسلمانوں کو منافقین سے نجات دینے والی (خارش اور چیچک کی بیماری سے نجات پانا)
الكَاشِفَة	○ منافقین کے حال کو کھالنے والی
المُنْقَرَة	○ (منافقین کے احوال کی) تفتیش کرنے والی
المّثِيْرَة	○ مخفی نفاق کو ظاہر کرنے والی
المُدَمْدَمَة	○ منافقین پر تباہی لانے والی، عذاب اتارنے والی
المنكلة	○ ہلاک کرنے والی۔ عذاب دینے والی
المخزية	○ ذلیل ورسوا کرنے والی (منافقین کو)

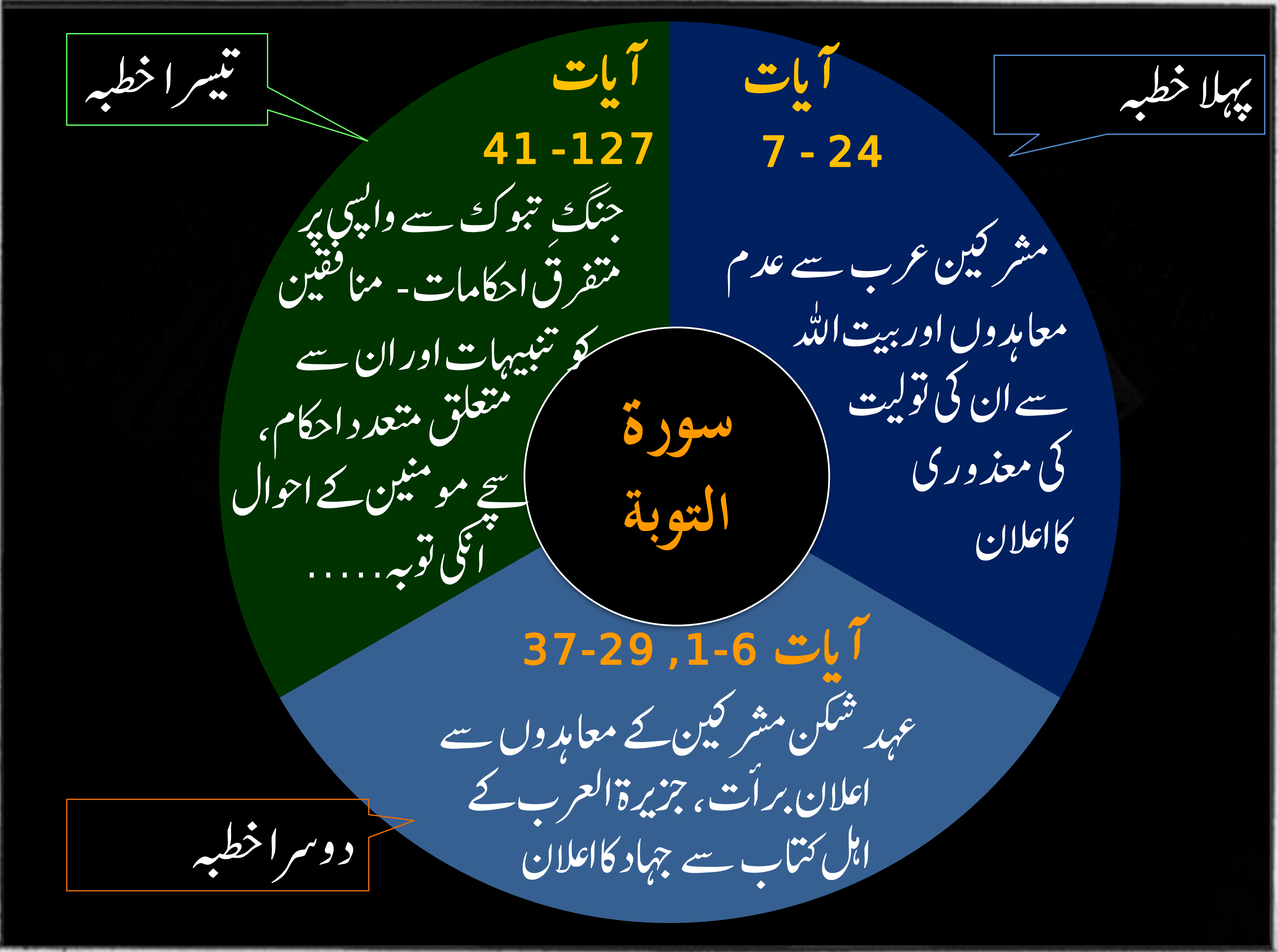

سورة التوبة
پہلا خطبہ
آیات
7 - 24
مشرکین عرب سے عدم معاہدوں اور بیت اللہ سے ان کی تولیت کی معذوری کا اعلان
دوسرا خطبہ
آیات 1-6, 29-37
عہد شکن مشرکین کے معاہدوں سے اعلان برأت، جزیرۃ العرب کے اہل کتاب سے جہاد کا اعلان
تیسرا خطبہ
آیات
41 -127
جنگِ تبوک سے واپسی پر متفرق احکامات - منافقین کو تنبیہات اور ان سے متعلق متعدد احکام، سچے مومنین کے احوال انکی توبہ......

سورة التوبة

بسم اللہ نہ لکھنے کی وجہ

- قرآن کی واحد سورت جس کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی
- سورت کے نزول کے وقت جب آپ ﷺ نے اس سورت کو لکھوایا تو بسم اللہ نہیں لکھوائی (قرآن کی دوسری تمام سورتوں کے بر عکس)- یہی وجہ سب سے مستند وجہ ہے
- قرآن آج بھی اسی طرح محفوظ ہے جس طرح نبی کریم ﷺ نے لکھوایا تھا
- حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ سے نقل کیا ہے کہ سورۃ براءۃ کے شروع میں بسم اللہ نہ لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ بسم اللہ.. امان ہے اور سورۃ براءۃ میں کفار کی امان اور عہد و پیمان کو ختم کیا گیا ہے۔

لأنّ بسم الله للأمان والرحمة، ونُزلت براءةً لرفع الأمان بالسيف

سورة التوبة

بسم اللہ کا نہ لکھنا

- اس سورت کی تلاوت کیسے کی جائے؟
- فقہاء کے نزدیک :
- جو شخص اوپر سے سورۃ انفال کی تلاوت کرتا آیا ہو اور سورۃ توبہ شروع کر رہا ہو وہ بسم اللہ نہ پڑھے
- جو شخص اسی سورت کے شروع یا درمیان سے اپنی تلاوت شروع کر رہا ہے اس کو چاہیے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر شروع کرے
- کچھ لوگ بسم اللہ کی جگہ پر شروع میں اعوذ باللہ من النار پڑھتے ہیں۔ یہ بھی صحیح نہیں اس کا بھی کوئی ثبوت آپ ﷺ اور صحابہ کرام سے نہیں ملتا

سورة التوبة

مرکزی مضمون

- جب اسلام اپنی انقلابی جد و جہد کے آخری مرحلہ میں داخل ہوا تو جس رہنمائی کی ضرورت تھی وہ رہنمائی کا سامان اس سورت میں
- یہ سورت متنوع مضامین پر مشتمل ہے
- اس کا مرکزی مضمون " جہاد " ہے جس کا آغاز بدر سے ہوا تھا اور اس کا نقطہ عروج فتح مکہ اور غزوہ تبوک تھا جو سورۃ التوبہ کا عنوان ہے

اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے جہاد کیا جائے چاہے وہ مشرکین ہوں ، اہل کتاب یا منافقین

جہاد کے لیئے خام مسلمانوں کی تربیت ضروری ہے

سورۃ التوبۃ

مباحث

1. مشرکین عرب جن پر حجت تمام ہو گئی ان پر فردِ جرم عائد کی گئی، ان کے خلاف جہاد کا حکم۔ (۱-۲۸)
2. اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے تعلق سے اسلامی ریاست کی پالیسی کی وضاحت۔ حجت تمام ہونے پر (۲۹-۳۵)
3. مسلمانوں کو ترغیبِ جہاد۔ ترکِ جہاد پر استبدالِ قوم کی دھمکی (۳۶-۴۱)
4. اسلامی ریاست کے اندرونی دشمن (منافقین) کے خلاف فردِ جرم اور ان کا محاسبہ (ایک طویل حصہ (۴۲-۱۲۷)
5. مسلمانوں کو خطاب۔ اللہ کے دین کے لیے جہاد اور انفاق کی ترغیب
6. کمزوری دکھانے والے مسلمانوں کی توبہ کی قبولیت کا بیان
7. آخر میں نبی کریم ﷺ کی قدر کرنے کا حکم دیا گیا ہے (۱۲۸-۱۲۹)

سورة التوبة

مستشرقین (Orientalists) کے اس سورت پر اعتراضات

- " جب حرام مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو قتل کرو جہاں پاؤ اور انہیں پکڑو اور گھیرو اور ہر گھات میں اُن کی خبر لینے کے لیے بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کر لیں ....." (آیت نمبر ۵)

قرآن قتل و غارت کی تعلیم دیتا ہے!

- یہ حکم عام نہیں ہے یعنی دنیا کے دیگر مشرکوں اور کفار کے لیے نہیں ہے اور نہ کبھی تاریخ میں مسلمانوں نے اس کا اطلاق اس طرح کیا ہے
- یہ خاص حکم عرب کے مشرکین (بنو اسماعیل) کے لیے ہے جن کی طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول بنا کر بھیجا گیا اور جنھوں نے آپ کی دعوت کے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ان پر یہ سزا اس عذاب استیصال کی مانند ہے جو دوسرے رسولوں کی دعوت کو نہ ماننے والی قوموں کو دی گئی

سورة التوبة

مستشرقین (Orientalists) کے اس سورت پر اعتراضات

- " اے ایمان والو! مشرکین تو سراپا نجاست ہیں سو وہ اپنے اس سال کے بعد (یعنی فتحِ مکہ کے بعد 9 ھ سے) مسجدِ حرام کے قریب نہ آنے پائیں " (آیت نمبر ۲۸)

غیر مسلموں کا داخلہ حرم کعبہ میں ممنوع کیوں؟

- حرمِ کعبہ ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے تعمیر کیا اور اسے توحید کا مرکز ٹھہرایا، نبی اکرم ﷺ اسی دین کی تجدید کے لیے بھیجے گئے اور اسی توحید کی طرف دعوت دی
- توحید (توحید کا نظام) اور شرک (شرک کا نظام) دونوں اس مرکز توحید میں اکٹھے نہیں رہ سکتے

باطل دُوئی پسند ہے، حق لاشریک ہے
شرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول

سورة التوبة

- " جنگ کرو اہل کتاب میں سے اُن لوگوں کے خلاف جو اللہ اور روز آخر پر ایمان نہیں لاتے ..... یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں " (آیت نمبر ۲۹)

قرآن اہل کتاب پر جزیہ عائد کرتا ہے

- جزیہ وہ ٹیکس ہے جو اسلامی حکومت اپنی غیر مسلم رعایا سے اس خدمت کے معاوضہ میں وصول کرتی ہے کہ وہ ان کے سیاسی، معاشرتی اور مذہبی حقوق کی حفاظت کی ذمہ دار ہے - اس کا مدعا صرف یہ ہے کہ وہ امن و آئین کے پابند ہوں، رضا و رغبت کے ساتھ قانونِ عدل کی اطاعت کریں اور اپنی استطاعت بھر اس حکومت کے مصارف ادا کریں جو انہیں پر امن زندگی بسر کرنے کا موقع دیتی ہے، ظلم و تعدی سے محفوظ رکھتی ہے، انصاف کے ساتھ حقوق تقسیم کرتی ہے، قوت والوں کو کمزوروں پر ظلم کرنے سے روکتی ہے

سورة التوبة

جزیہ

- مسلمانوں نے نہیں بلکہ اسلام سے پہلے (اور اسلام کے بعد بھی) مختلف اقوام (یونان، فارس، روم، فرانس، انگلستان وغیرہ) میں رائج رہا ہے، جو مغلوب اقوام پر ان کی تذلیل اور اُنھیں نفسیاتی لحاظ سے پست کرنے کے لیے لاگو کیا جاتا رہا ہے
- لیکن اسلام نے اس کی حیثیت بدل دی اور اسے ان کے عقائد، ان کے اموال اور عزت و ناموس کی حفاظت کے ساتھ وابستہ کر دیا تاکہ انھیں اس لائق بنائے کہ وہ بھی مسلمانوں کے ساتھ شہری حقوق سے یکساں طور پر متمتع ہو سکیں

سورة التوبة

جزیہ

- مغربی اقوام میں جزیہ کے متبادل اصطلاحات - فرانس میں Hoste tax، جرمنی میں Commen Penny، انگلستان میں Sculage
- ذِمی کے مقابل لاطینی زبانوں میں اغیار - (Aliens) کی اصطلاح
- آج Aliens سے غیر مسلم (مغربی) حکومتیں شہری حقوق، رہائش، سیکورٹی، انکم کے بیسوں ٹیکس وصول کرتی ہے، اسلامی ریاست غیر مسلموں سے سالانہ جزیہ کی ایک قلیل مقدار ہی وصول کرتی تھی جس کی شرح بعض اوقات زکواۃ کی شرح سے بھی کم ہوتی تھی
- جزیہ صرف ان لوگوں پر لاگو ہوا جو مسلمانوں سے برسرِ جنگ تھے

مستشرقین (Orientalists) کے اس سورت پر اعتراضات

سورة التوبة

- مفاد عامہ کے اخراجات مثلاً پولیس اور عدالت کا نظام، سڑکوں اور پلوں وغیرہ کی تعمیر کے کام جن سے ہر شہری یکساں فائدہ اٹھاتا ہے۔ مسلمان زکوٰۃ، صدقہٗ فطر اور دیگر ٹیکسوں کی صورت میں اس طرح کے اخراجات میں حصہ لیتے ہیں۔ اگر غیر مسلمین جزیہ کی صورت میں ایک معمولی رقم کے ذریعہ ان میں حصہ لیں تو تعجب کی کیا بات ہوگی (ع.ی القرضاوی)
- جزیہ ان لوگوں سے لیا جائے گا جو فوجی خدمت کے قابل ہوں
- عورت، بچے، بوڑھے، معذور، مذہبی خدام، لونڈی اور غلام اس سے مستثنیٰ ہوں گے (کتاب الخراج - امام یوسف) اپاہج، اندھا، دائم المرض، بے روزگار، دیوانہ بھی
- جزیہ کی ادائیگی کے بعد اہل ذمہ سے فوجی خدمات ساقط ہو جائیں گے
- وہ اپنے مذہبی، سماجی اور عائلی معاملات میں اسلامی قانون کے پابند نہ ہوں گے

سورة التوبة

مستشرقین (Orientalists) کے اس سورت پر اعتراضات

- " ان (اہل کتاب) نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے..." (آیت نمبر ۳۱)

اہل کتاب پر الزام کہ انہوں نے اپنے علماء کو اپنا رب بنالیا

- اللہ کی کتاب کی سند کے بغیر انسانی زندگی کے لیے جائز و ناجائز، اوامر و نہی، تحلیل و تحریم کی حدود مقرر کرنا، (اللہ کے سواء) کسی کے لیے حقِ شریعت سازی کو تسلیم کرنے کو اللہ نے رب بنانے جیسا قرار دیا ہے

اس بات کی تصدیق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عدی بن حاتم سے کروائی جب انہوں نے یہی بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھی (یہود و نصاریٰ نے رہبان اور علماء کو یہی درجہ دے رکھا ہے)

سورة التوبة

- " نبی ﷺ کو اور اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں، زیبا نہیں ہے کہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعا کریں، چاہے وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں...." (آیت نمبر ۱۱۳)

قرآن مسلمانوں کو غیر مسلموں کے لیئے دعا کرنے سے روکتا ہے

- جو شخص اللہ، اس کے رسولؐ، اس کے دین اور نظام کا وفادار نہ ہو بلکہ باغی ہو اس کے لیے معافی کی درخواست ایمان کے منافی ہے
- خدا کے باغیوں کے ساتھ صرف وہ ہمدردی ممنوع ہے جو دین کے معاملہ میں دخل انداز ہو۔ رہی انسانی ہمدردی اور دنیوی تعلقات میں صلہ رحمی، مواساۃ، اور رحمت و شفقت کا برتاؤ، تو یہ ممنوع نہیں ہے بلکہ محمود ہے۔ رشتہ دار خواہ کافر ہو یا مومن، اس کے دنیوی حقوق ضرور ادا کیے جائیں گے۔ مصیبت زدہ انسان کی بہر حال مدد کی جائے گی۔ حاجت مند آدمی کو بہر صورت سہارا دیا جائے گا اور ایسے معاملات میں ہر گز امتیاز نہ کیا جائے گا

سورة التوبة

تفسیر کے لحاظ سے یہ سورت ایک مشکل سورت ؟

- اس سورت میں نازل شدہ مختلف خطبوں کا مختلف پسِ منظر ہے اگر اس پس منظر اور اس وقت کے حالات کو صحیح تناظر میں نہ رکھا جائے تو مختلف آیات کی تاویل میں مشکل پیش آئے گی
- ان خطبات کو مصحف میں ان کی نازل شدہ ترتیب میں نہیں بلکہ متفرق طور پر ایک خاص حکمت کے تحت رکھا گیا ہے
- اسلام کے تکمیلی مرحلے کے احکامات، آپ ﷺ کی نبوت اور فرائضِ منصبی کو سمجھے بغیر تاویل میں مشکلات ہیں
- اس سورۃ میں مشرکین / کفار کے مصداق مشرکینِ عرب ہیں نہ کہ عام مشرکین

سورة التوبة

سورت کا پس منظر

- کفار مکہ اور مسلمانوں کے درمیان 6ھ میں حدیبیہ کے مقام پر ایک معاہدہ ہوا جس کے باعث مسلمانوں کو امن وسکون کے ساتھ دعوت پھیلانے کا موقع مل گیا
- جب کفارِ مکہ نے اس معاہدے کو توڑ دیا تو بالآخر اس کا نتیجہ فتحِ مکہ کی صورت میں نمودار ہوا جو مسلمانوں کی دینی، معاشرتی اور تہذیبی عظمت کا اظہار تھا
- جزیرۃ العرب کے اندر کفر کی بچی کھچی طاقت نے (بنو ہوازن، بنو ثقیف، بنو نضر اور بنو جشم) نے حُنین میں اپنی طاقت مجتمع کرکے اسلام سے آخری لڑائی لڑی
- نظام جاہلیت نے حنین کے میدان میں آخری ہچکی لی اور اس کے ساتھ ہی جاہلیت کی رسوم عرب کے خطہ میں دم توڑ گئیں۔ لوگ جوق در جوق دین اسلام اپنانے لگے

سورة التوبة

سورت کا پس منظر

- نبی اکرم ﷺ نے خطۂ عرب کے معاملات کو منظّم کرنا اور دعوت اسلام کے لیے گردو پیش کے علاقوں میں وفود روانہ کرنا شروع کر دیئے
- ایک ایسے ہی وفد کے ۱۵ افراد کو رومی سلطنت کے زیر اثر قبائل نے شہید کر دیا
- رومی سلطنت کے علاقے بُصرہ کے رئیس شرجیل بن عمرو نے نبی اکرم ﷺ کے سفیر حارث بن عمیر الازدیؓ کو شہید کر دیا
- ان حالات کے پیشِ نظر آپ نے 8 ھ کے اواخر میں تین ہزار مجاہدوں کو شام کی جانب روانہ کیا۔ رئیس بصرہ ایک لاکھ کی سپاہ کے ساتھ موتہ کے مقام پر مقابلے پر آگیا مگر مسلمانوں کو شکست نہ دے سکا
- اس کے نتیجے میں شام اور عراق کے بیشمار قبائل رومی سلطنت سے کٹ کر اسلام کی طرف مائل ہوگئے اور رومی سپاہ کا جرنیل فروہ بن عمرو الجذامی بھی مسلمان ہوگیا

سورۃ التوبۃ

- قیصرِ روم نے طاقت کے اس نئے مرکز (اسلام) کا سنجیدہ نوٹس لیا اور اس کے فوجی تیاریاں شروع کردیں، غسانی قبائل اور رومی علاقوں میں عربوں کو بھی ساتھ ملا لیا
- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تمام حالات پر بخوبی نظر رکھے ہوئے تھے آپؐ نے بوجوہ اس عظیم طاقت کے ساتھ ٹکرانے کا فیصلہ کرلیا۔ حالانکہ ان دونوں حالات انتہائی سنگین تھے۔ فصلیں پکنے کو تھیں، منافق چھرا گھونپنے اور کفار مسلمانوں کو مٹانے پر تلے ہوئے تھے۔ گرمی کی شدت، بے سروسامانی اور سواریوں کا فقدان ایک مستقل مسئلہ تھا
- آپؐ نے اس موقع پر اپنی عادت اور قاعدہ کے خلاف تیاری کے دوران ہی میں مجاہدین کو صورت حال اور منزل سے آگاہ فرمادیا اور جہاد کی عام منادی کرادی گئی
- ۹ ہجری میں 30 ہزار مجاہدوں کا یہ قافلہ شام کی جانب روانہ ہوا
- مسلمانوں کے عزم اور جانفروشی کی اطلاعات قیصر روم تک پہنچ گئیں اس نے غزوۂ موتہ کے تجربے سے پہلو تہی ہی میں عافیت سمجھی اور وہ مقابلہ سے کنی کترا گیا

سورة التوبة

سورت کا پس منظر

- نبی اکرم ﷺ نے 20 روز تک تبوک میں قیام فرمایا اور چھوٹی چھوٹی ریاستیں جو ابھی تک عیسائیوں کے زیر اثر تھیں، ان کو ایمان کی دعوت دی
- کچھ نے ایمان اور باقی نے جزیہ کی ادائیگی کو منظور کرلیا
- اس طویل سفر اور حالات کی شدت کو برداشت کرنے کا فائدہ یہ ہوا کہ لڑائی کے بغیر ہی مسلمانوں کی دھاک بیٹھ گئی اور جاہلیت کے علمبردار جواب تک مسلمانوں کو ملیا میٹ کرنے کے منصوبے بنا رہے تھے، وہ مایوس ہو گئے
- ان میں سے بعض لوگ حلقہ اسلام میں شامل ہو گئے اور جن کی قسمت نے یارانہ کیا، ان کی اولادیں مشرف باسلام ہو گئیں
- اسلامی اجتماعیت (ریاست)، اس میں رہنے والے مسلم و غیر مسلم شہریوں، اس کو درپیش اندرونی و بیرونی خطرات، اور مسلمانوں کی ممکنہ کمزوریوں کے متعلق احکامات

سورة التوبة

سورت توبہ اور آپ ﷺ کی بعثت

- آپ ﷺ سے قبل ہر پیغمبر کو ایک خاص علاقے اور خاص قوم کی طرف مبعوث کیا گیا۔ مگر آپ ﷺ اپنی قوم (بنو اسماعیل) کی طرف بھی رسول بن کر آئے اور قیامت تک کے لیے پوری دنیا کے تمام انسانوں کی طرف بھی
- آپ ﷺ کا شرف کہ آپ ؐ کو دو بعثتوں کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا
- ایک بعثت خصوصی اور دوسری بعثت عمومی
- آپ ﷺ کی بعثت کے ان دونوں پہلوؤں کے حوالے سے سورۃ التوبہ کی آیات میں بھی ایک تقسیم موجود ہے جو یہ سورت کے متعلقہ مضامین کو سمجھنے میں معاون ہو گی

سورة التوبه

- **حضور ﷺ کی بعثت خصوصی**: آپ ﷺ کی خصوصی بعثت مشرکین عرب یا بنو اسماعیل کی طرف تھی۔ آپ ﷺ کا تعلق بھی اسی قوم سے تھا اور آپ ﷺ نے ان لوگوں کے اندر رہ کر خود ان کی زبان میں 'اللہ کا پیغام' ان تک پہنچا دیا اور ان پر آخری حد تک اتمام حجت بھی کر دیا
- اس قوم (بنو اسماعیل) پر اللہ کے قانونِ اتمام حجت کا اطلاق اس طرح جس طرح تمام رسولوں کی قوموں پر کیا گیا۔ (اللہ کے قانونِ اتمام حجت کیا ہے؟)
- (جب کسی قوم کی طرف کوئی رسول بھیجا جائے اور وہ رسول اپنی دعوت کے سلسلے میں اس قوم پر اتمام حجت کر دے' پھر اگر وہ قوم اپنے رسول کی دعوت کو رد کر دے تو اس پر عذاب استیصال مسلط کردیا جاتا ہے)
- اس سورت کے بہت سے احکامات کا تعلق اس قانون سے متعلق ہے

سورة التوبة

اللہ کے قانونِ اتمام حجت

- مشرکین عرب پر عذاب استیصال کی نوعیت ان حالات کے پیش نظر پہلی قوموں کے مقابلے میں مختلف نظر آتی ہے
- اس عذاب کی پہلی قسط غزوۂ بدر میں مشرکین مکہ کی ہزیمت و شکست کی صورت میں سامنے آئی
- دوسری اور آخری قسط کا ذکر اس سورت کے آغاز میں کیا گیا ہے

اپنی بعثت خصوصی کے حوالے سے حضور ﷺ نے جزیرہ نمائے عرب میں دین کو غالب کر دیا، اور وہاں آپ ﷺ کی حیات مبارکہ ہی میں اقامت دین کا عملی نقشہ اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہو گیا

سورة التوبة

سورۃ توبہ کی منتخب آیات برائے تذکیر، تزکیہ و
دعوت و اصلاح

سورة التوبة

قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ
وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ
تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا
حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللهُ بِأَمْرِهِ ۗ وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ (24)

آپ کہہ دیجیے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں، تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے۔ اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

سورة التوبة

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُونَ (33)

وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے پوری جنس دین پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ
أَلِيمٍ (34) يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ
وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ (35)

اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیئے ایک دن آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا، لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو

سورة التوبة

إِلَّا تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَاللَّهُ
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (39)

اگر تم (اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے) نہ نکلو گے تو وہ تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا
فرمائے گا اور تمہاری جگہ (کسی) اور قوم کو لے آئے گا اور تم اسے کچھ بھی نقصان نہیں
پہنچا سکو گے، اور اللہ ہر چیز پر بڑی قدرت رکھتا ہے

انفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ
لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (41)

نکلو، خواہ ہلکے ہو یا بوجھل، اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ،
یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي
الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ
عَلِيمٌ حَكِيمٌ (60)

سورة التوبة

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ
سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (71)

مومن مرد اور مومن عورتیں، یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے اور برائی
سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے
ہیں......

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ (١١١)

بیشک اللہ نے اہلِ ایمان سے ان کی جانیں اور ان کے مال، ان کے لئے جنت کے عوض خرید لئے
ہیں

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ
رَّحِيمٌ (128)

دیکھو! تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے، تمہارا نقصان میں پڑنا اس
پر شاق ہے، تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے، ایمان لانے والوں کے لیے وہ شفیق اور رحیم ہے

سورة التوبة

سورۃ توبہ - خلاصہ مضامین

سورة التوبة

1. عرب کا نظم و نسق بالکلیہ اہل ایمان کے ہاتھ میں آگیا تھا اور تمام مزاحم طاقتیں بے بس ہو چکی تھیں، اس لیے وہ پالیسی واضح طور پر سامنے آجانی چاہیے تھی جو عرب کو مکمل دارالاسلام بنانے کے لیے اختیار کرنی ضروری تھی
   - عرب سے شرک کو قطعًا مٹا دیا جائے اور قدیم مشرکانہ نظام کا کلی استیصال کر ڈالا جائے تا کہ مرکز اسلام ہمیشہ کے لیے خالص اسلامی مرکز ہو جائے اور کوئی دوسرا عنصر اس کے اسلامی مزاج میں نہ تو خلل انداز ہو سکے اور نہ کسی خطرے کے موقع پر اندرونی فتنہ کا موجب بن سکے۔ اسی غرض کے لیے مشرکین سے براءت اور ان کے ساتھ معاہدوں کے اختتام کا اعلان کیا گیا
   - کعبہ کا انتظام اہل ایمان کے ہاتھ میں آجانے کے بعد یہ بالکل نامناسب تھا کہ جو گھر خالص خدا کی پرستش کے لیے وقف کیا گیا تھا اس میں بدستور شرک ہوتا رہے اور اس کی تولیت بھی مشرکین کے قبضہ میں رہے۔ اس لیے حکم دیا گیا کہ آئندہ کعبہ کی تولیت بھی اہل توحید کے قبضہ میں رہنی چاہیے اور بیت اللہ کے حدود میں شرک و جاہلیت کی تمام رسمیں بھی بزور بند کر دینی چاہییں

سورة التوبة

- عرب کی تمدنی زندگی میں رسوم جاہلیت کے جو آثار ابھی تک باقی تھے ان کا جدید اسلامی دور میں جاری رہنا کسی طرح درست نہ تھا اس لیے ان کے استیصال کی طرف توجہ دلائی گئی۔ نَسی کا قاعدہ ان رسوم میں سب سے زیادہ بد نما تھا اس لیے اس پر براہ راست ضرب لگائی گئی اور اسی ضرب سے مسلمانوں کو بتادیا گیا کہ بقیہ آثار جاہلیت کے ساتھ انہیں کیا کرنا چاہیے۔

2. عرب میں اسلام کا مشن پایہ تکمیل کو پہنچ جانے کے بعد دوسرا اہم مرحلہ جو سامنے تھا وہ یہ تھا کہ عرب کے باہر دین حق کا دائرہ اثر پھیلا جائے۔ اس معاملہ میں روم و ایران کی سیاسی قوت سب سے بڑی سد راہ تھی اور نا گزیر تھا کہ عرب کے کام سے فارغ ہوتے ہی اس سے تصادم ہو۔ مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ عرب کے باہر جو لوگ دین حق کے پیرو نہیں ہیں ان کو خود مختارانہ فرماں روائی کو بزور شمشیر ختم کردو تا آنکہ وہ اسلامی اقتدار کے تابع ہو کر رہنا قبول کرلیں۔ (دین قبول کرنے یا نہ کرنے سے قطع نظر)

سورة التوبة

3. تیسرا اہم مسئلہ منافقین کا تھا جن کا ساتھ اب تک وقتی مصالح کے لحاظ سے چشم پوشی و درگذر کا معاملہ کیا جا رہا تھا۔ اب چونکہ بیرونی خطرات کا دباؤ کم ہو گیا تھا بلکہ گویا نہیں رہا تھا اس لیے حکم دیا گیا کہ آئندہ ان کے ساتھ کوئی نرمی نہ کی جائے اور وہی سخت برتاؤ ان چھپے ہوئے منکرین حق کے ساتھ بھی ہو جو کھلے منکرین حق کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس پالیسی کے تحت آپ ﷺ نے :

- غزوہ تبوک کی تیاری کے زمانہ میں سویلم کے گھر میں آگ لگوادی جہاں منافقین کا ایک گروہ اس غرض سے جمع ہوتا تھا کہ مسلمانوں کو شرکت جنگ سے باز رکھنے کی کوشش کرے
- اور اسی پالیسی کے تحت تبوک سے واپس تشریف لاتے ہی نبی ﷺ نے پہلا کام یہ کیا کہ مسجد ضرار کو ڈھانے اور جلا دینے کا حکم دے دیا

سورة التوبة

4. مومنین صادقین میں اب تک جو تھوڑا بہت ضعف عزم باقی تھا اس کا علاج بھی ضروری تھا، کیونکہ اسلام عالمگیر جدو جہد کے مرحلے میں داخل ہونے والا تھا اور اس مرحلہ میں، جبکہ اکیلے مسلم عرب کو پوری غیر مسلم دنیا سے ٹکرانا تھا، ضعف ایمان سے بڑھ کر کوئی اندرونی خطرہ اسلامی جماعت کے لیے نہ ہو سکتا تھا۔ اس لیے جن لوگوں نے تبوک کے موقع پر سستی اور کمزوری دکھائی تھی ان کو نہایت شدت کے ساتھ ملامت کی گئی، پیچھے رہ جانے والوں کے اس فعل کو کہ وہ بلا عذر معقول پیچھے رہ گئے بجائے خود ایک منافقانہ طرز عمل، اور ایمان کے منافی قرار دیا گیا

یہ بات واضح کردی گئی کہ اعلائے کلمۃ اللہ کی جدو جہد اور کفر و اسلام کی کشمکش ہی وہ اصلی کسوٹی ہے جس پر مومن کا دعوائے ایمان پرکھا جائے گا۔ جو اس آویزش میں اسلام کے لیے جان و مال اور وقت و محنت صرف کرنے سے جی چرائے گا اس کا ایمان معتبر ہی نہ گا اور اس پہلے کی کسر کسی دوسرے مذہبی عمل سے پوری نہ ہو سکے گی۔

سورة التوبة

اللَّهُمَّ إِنَّا أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لَنَا اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى
وَّرَحْمَةً ، اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنا مِنْهُ مَا نَسِيْنا وَعَلِّمْنا مِنْهُ مَا جَهِلْنا ،
وَارْزُقْنا تِلَاوَتَهٗ اٰناۤءَ الَّيْلِ وَاٰناۤءَ النَّهَارِ ، وَاجْعَلْهُ لَنَا حُجَّةً يَّا
رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اٰمِيْن